وتر کو مغرب کی طرح نہ پڑھو حدیث کا مطلب؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسی کوئی حدیثِ پاک ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : وتر کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ پڑھو؟ اگر یہ حدیث ہے، تو اس کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟ نیز اس حدیث کا مطلب بھی بیان کردیں کہ اس سے مراد کیا ہے؟

سائل : محمد احمد (کلیم شہید پارک، فیصل آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس فتویٰ میں بنیادی طور پر تین باتوں پر کلام ہوگا :

(1) مذکورہ حدیثِ پاک کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟ (2) حدیثِ پاک کی درست مراد کیا ہے؟ (3) بعض افراد کی طرف سے حدیثِ پاک کی، کی جانے والی غلط اور من چاہی تشریح کا مدلل جواب۔

(1) حدیثِ پاک "وتر کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ پڑھو" صحیح ہے، مستدرک للحاکم وغیرہ کئی کتبِ احادیث میں موجود ہے، اس کے مکمل الفاظ یہ ہیں: "لا توتروا بثلاث، ولا تشبھوا بصلاۃ المغرب، أوتروا بخمس، أو بسبع " یعنی : تین وتر نہ پڑھا کرو اور اس کو مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کرو، بلکہ وتر میں پانچ یا سات رکعات پڑھا کرو۔ (مستدرک للحاکم، کتاب الوتر، جلد 1، صفحہ 446، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ائمۂ حدیث نے اس کی سند کے متعلق فرمایا کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

چنانچہ مستدرک للحاکم کی مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت التلخیص الحبیر میں ہے : "ورجالہ کلھم ثقات" یعنی : اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ۔ (التلخیص الحبیر، جلد2، صفحہ 38، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اسی بات کو علامہ مقدسی اور امام دار قطنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے ۔

(2) حدیثِ پاک کا صحیح مطلب یہ ہے کہ صرف تین رکعات پر اکتفا نہ کیا کرو، بلکہ وتر کی نماز سے پہلے دو، چار رکعت نفل نماز پڑھ لیا کرو، تاکہ مغرب کی نماز کے مشابہ نہ ہو، کیونکہ مغرب کے تین فرائض سے پہلے نفل نماز نہیں پڑھی جاتی ۔

یا مراد یہ ہے کہ جس طرح نمازِ مغرب میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جاتی، اس طرح نمازِ وتر بغیر قنوت کے نہ پڑھو، بلکہ وتر میں دعائے قنوت پڑھا کرو تاکہ مغرب کے فرائض اور وتر کی نماز میں فرق ہو جائے ۔ انہی معانی و مطالب کی تائید کئی صحیح احادیثِ طیبہ سے بھی ہوتی ہے ۔

حدیثِ پاک کی مراد کے متعلق عمدۃ القاری، نخب الافکار، شرح معانی الآثار، مرقاۃ المفاتیح وغیرہا کتبِ شروحِ حدیث میں ہے، واللفظ للاول: ”یحتمل کراھۃ الوتر من غیر تطوع قبلہ من شفع ویکون المعنی لا توتروا بثلاث رکعات وحدھا من غیر ان یتقدمھا شیئ من التطوع بل اوتروا ھذہ الثلاث مع شفع قبلھا لتکون خمسا والیہ اشار بقولہ واوتروا بخمس او اوتروا ھذہ الثلاث مع شفعین قبلھا لتکون سبعا والیہ اشار بقولہ او بسبع ۔۔۔ ولا تفردوا ھذہ الثلاث کصلاۃ المغرب لیس قبلھا شیئ والیہ اشار بقولہ ولا تشبھوا بصلاۃ المغرب ومعناہ: لا تشبھوا بصلاۃ المغرب في کونھا منفردۃ“ ترجمہ : حدیثِ پاک میں اس معنیٰ کا احتمال ہے کہ وتر کو اس طرح پڑھنا مکروہ ہے کہ اس سے پہلے نفل نہ پڑھے جائیں اور حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ ان تین رکعتوں کو اس طرح علیحدہ نہ پڑھو کہ اس سے پہلے کچھ نفل نہ پڑھے جائیں، بلکہ یہ تین رکعت اس طور پر پڑھو کہ اس سے پہلے ایک شفع (دو رکعت) نفل نماز پڑھو تاکہ یہ پانچ رکعتیں ہو جائیں، اسی طرف اشارہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے ذریعے : "اور تم پانچ وتر پڑھو" یا پھر یہ تین رکعتیں اس طور پر پڑھو کہ اس سے پہلے دو شفع (چار رکعت) نفل کے ہوں تاکہ یہ سات

رکعتیں ہو جائیں، اس کی طرف اشارہ ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فرمان میں : "یا پھر سات رکعت پڑھو"۔ یعنی جس طرح مغرب کی نماز ہوتی ہے کہ اس سے پہلے کچھ نہیں پڑھا جاتا اس طرح یہ تین رکعتیں اکیلی نہ پڑھو، اس کی طرف اشارہ ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فرمان میں : "مغرب کی نماز سے مشابہت نہ کرو"۔ یعنی : وتر کے اکیلے پڑھے جانے میں مغرب کی نماز کے ساتھ مشابہ نہ کرو۔ (عمدۃ القاری، جلد4، صفحہ253، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی)

حدیثِ پاک کی دوسری مراد "وتر میں قنوت کے ذریعے وتر و مغرب میں فرق کرو" کے متعلق مرقاۃ المفاتیح میں ہے : "لا تشبهوا الوتر بصلاة المغرب أي: في أنه لا يسبقه صلاة، أو بأن يكون بلا قنوت" ترجمہ : وتر کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو، یعنی اس طرح کہ وتر سے پہلے کوئی نفل نماز ہی نہ پڑھو یا اس طرح کہ وتر بغیر قنوت کے پڑھے جائیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد3، صفحہ297، مطبوعہ کوئٹہ)

حدیثِ پاک میں وتر کو مغرب کی طرح ادا کرنے کی ممانعت صرف تنزیہی ہے، لہٰذا اگر کوئی اس سے پہلے نفل نہیں پڑھتا، تو گناہ گار نہیں، جیسا کہ مرقاۃ المفاتیح میں ہے : "المراد منه النهي التنزيهي عن الاقتصار في صلاة الليل على ثلاث ركعات" ترجمہ : اس حدیث پاک میں تین رکعت وتر پر اقتصار کرنے سے ممانعت، تنزیہی مراد ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد3، صفحہ297، مطبوعہ کوئٹہ)

(3) مذکورہ حدیثِ پاک کے اس جملے "وتر کو مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کرو" کی مراد یہ بیان کرنا کہ "وتر میں پہلے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیریں گے، پھر ایک رکعت مزید پڑھیں گے، تاکہ مغرب و وتر میں مشابہت نہ ہو۔" سراسر غلط اور خود اس حدیثِ پاک کے مضمون، بلکہ دیگر کئی احادیث کے بھی خلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اولاً تو یوں کہ حدیثِ پاک سے کہیں یہ ثابت نہیں ہو رہا کہ مغرب اور وتر میں فرق کا طریقہ دو رکعت پر سلام پھیر کر ایک رکعت مزید پڑھنا ہے، بلکہ حدیثِ پاک کے مکمل الفاظ دیکھے جائیں، تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ

مراد لینا خود اسی حدیث کے خلاف ہے، کیونکہ حدیثِ پاک کے ظاہر سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں در حقیقت رکعات کی تعداد میں مشابہت سے منع کیا جا رہا ہے، چنانچہ شروع میں تین رکعات وتر سے منع کرتے ہوئے، نمازِ مغرب کی مشابہت سے منع کیا گیا، پھر آخر میں پانچ اور سات رکعات وتر پڑھنے کا حکم دیا گیا، جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ رکعات کی تعداد کے معاملے میں نمازِ وتر کو نمازِ مغرب کے مشابہ نہ پڑھو، بلکہ اس سے پہلے دو، چار رکعات نفل نماز ادا کر کے پانچ یا سات رکعات پڑھا کرو۔ حدیثِ پاک کے مکمل الفاظ اوپر ذکر کر دیئے گئے۔

ثانیاً یہ کہ اس معنیٰ و مراد کی تائید دیگر کئی صحیح احادیث سے بھی ہوتی ہے کہ جن میں واضح بیان ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر سے پہلے دو، چار یا چھ نفل پڑھا کرتے تھے، چنانچہ مسندِ احمد میں ہے: "فاستن و توضأ، وصلى ركعتين، حتى صلى ستا، ثم أوتر بثلاث، وصلى ركعتين" یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہو کر مسواک کی، پھر وضو فرما کر دو رکعت پڑھیں، پھر چھ رکعات مزید ادا فرمائیں، پھر تین رکعت وتر ادا کیے اور (فجر کا وقت شروع ہونے پر فجر کی) دو رکعتیں (سنتیں) ادا فرمائیں۔ (مسند احمد، جلد 5، صفحہ 313، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ)

یونہی صحیح مسلم، مسندِ ابو یعلیٰ، سنن کبریٰ، معجم کبیر وغیرہا کتبِ احادیث میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، واللفظ للاوّل: "ثم قام فصلى ركعتين، فأطال فيهما القيام والركوع والسجود، ثم انصرف فنام حتى نفخ، ثم فعل ذلك ثلاث مرات ست ركعات، كل ذلك يستاك و يتوضأ ويقرأ هؤلاء الآيات، ثم أوتر بثلاث" یعنی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند سے بیدار ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں، جن میں قیام، رکوع و سجود کو لمبا کیا، پھر آرام فرما ہو گئے، پھر بیدار ہو کر ایسا کیا، یوں تین مرتبہ میں چھ رکعات ادا فرمائیں، ہر دفعہ مسواک کر کے وضو فرمایا اور یہ آیات تلاوت کیں، پھر تین رکعات وتر ادا فرمائے۔ (صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 282، مطبوعہ دار الطباعۃ العامرۃ)

ثالثاًحدیثِ پاک کی یہ مراد لینا کئی صحیح احادیث کے خلاف ہے، چنانچہ مستدرک للحاکم وغیرہ کئی کتبِ احادیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں دو رکعت پر سلام نہیں پھیرتے تھے، بلکہ تین رکعات پر ہی سلام پھیرتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”كان رسول اللہ صلى اللہ عليه وآله وسلم لا يسلم في الركعتين الأوليين من الوتر“ هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه وله شواهد“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔ امام حاکم رحمہ اللہ لکھتے ہیں یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس کے مزید بھی شواہد ہیں۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الوتر، جلد 1، صفحہ 446، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”يوتر بثلاث لا يسلم إلا في آخرهن“ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے اور سلام آخری رکعت میں ہی پھیرتے تھے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الوتر، جلد 1، صفحہ 447، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر ملا کر پڑھتے اور تیسری کے بعد ہی سلام پھیرتے تھے، جیسا کہ سنن نسائی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، مستدرک للحاکم، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن کبریٰ للبیہقی، وغیرہا کتبِ احادیث میں ہے، واللفظ للاول: ”عن أبي بن كعب قال كان رسول اللہ صلى اللہ عليه وآله وسلم يقرأ في الوتر ب﴿سبح اسم ربك الاعلى﴾، وفي الركعة الثانية ب﴿قل يا ايها الكافرون﴾، وفي الثالثة ب﴿قل هو اللہ احد﴾، ولا يسلم إلا في آخرهن“ ترجمہ: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے اور آخر میں ہی سلام پھیرتے تھے۔ (سنن نسائی، جلد 3، صفحہ 235، مطبوعہ القاھرہ)

رابعاًمذکورہ معنیٰ مراد لینا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عمل کے بھی خلاف ہے، متعدد صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نمازِ وتر کو نمازِ مغرب ہی کی طرح قرار دیا ہے، چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: ”قال عبد

اللہ: الوتر ثلاث کصلاۃ المغرب وتر النھار" یعنی: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر، دن کے وتر نمازِ مغرب کی طرح تین رکعات ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد2، صفحہ 81، مطبوعہ دار التاج، لبنان)

اس حدیث میں نمازِ وتر کو نمازِ مغرب کے مشابہ قرار دیا گیا ہے. جس میں یہ بھی شامل ہے کہ نمازِ مغرب کی طرح وتر کی نماز کی دوسری رکعت میں سلام نہیں پھیرا جائے گا، لہٰذا یہ کہنا کہ دوسری رکعت پر سلام پھیرا جائے گا، صحیح احادیث و روایات کے خلاف ہے۔

خامساً دو رکعت پر سلام پھیر کر اس کے بعد الگ سے ایک رکعت پڑھنا صلاۃِ بتیراء ہے اور صلاۃِ بتیرا یعنی ایک رکعت کی نماز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے، چنانچہ التمہید لابن عبد البر میں ہے: "عن أبي سعيد أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نهى عن البتيراء أن يصلي الرجل ركعة واحدة يوتر بها" ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے بتیرا سے منع فرمایا اور بتیرا یہ ہے کہ آدمی ایک رکعت اکیلی پڑھے۔ (التمھید لابن عبد البر، باب نون، جلد13، صفحہ 254، مطبوعہ وزارۃ عموم الاوقاف)

سادساً اگر حدیثِ پاک کے الفاظ "ولا تشبھوا بصلاۃ المغرب" کی وہی مراد تسلیم کرلی جائے کہ جو بعض لوگ بیان کرتے ہیں، کہ وتر کو مغرب کی طرح ایک ساتھ نہ پڑھو بلکہ دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھو تو پھر اس کا جواب یہ ہوگا کہ یہ ابتدائے اسلام پر محمول ہے یعنی پہلے یہ حکم تھا اور پھر بعد میں اسے ترک کردیا گیا جیسا کہ وتر کی رکعات کی تعداد کے حوالے سے کثیر احادیث شاہد ہیں کہ وتر تین ہی ہیں اور پڑھے بھی اکٹھے ایک سلام کے ساتھ جائیں گے لہذا امتِ مسلمہ کو چاہیے کہ اسی کے مطابق دو رکعتوں پر سلام پھیرنے کی بجائے تین رکعتیں ادا کریں، تیسری پر دعائے قنوت پڑھ کر آخر میں سلام پھیر دیں۔ چنانچہ مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "مع أنه لو صح لحمل على أول الأمر لما سيأتي من الأحاديث الصحيحة الصريحة أنه صلى الوتر ثلاثا موصولا" ترجمہ: اگر یہ معنی درست مان لیا جائے، تو یہ ابتدائے اسلام پر محمول ہوگا، کیونکہ

عنقریب صحیح اور صریح احادیث آرہی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر ملا کر پڑھے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد3، صفحہ297، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوالفیضان عرفان احمد مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9347

تاریخ اجراء: 30ذیقعدہ1446ھ/28مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net